ABC Certified
Weekly MASAEL Quetta
مسائل آپ کے اُجاگر ہم کرینگے
ہفت روزہ
مسائل
کوئٹہ
ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران
03136823946
masaelqta@gmail.com
جلد نمبر:22 | یکم جولائی تا 7 جولائی 2019ء | قیمت 8 روپے | شمارہ نمبر:25

بلوچستان حکومت کا پہلا بجٹ۔۔۔مالی سال 20-2019ء

(اقتصادی، مالیاتی چیلنجوں کی بنیاد پر ترقیاتی روڈ میپ)

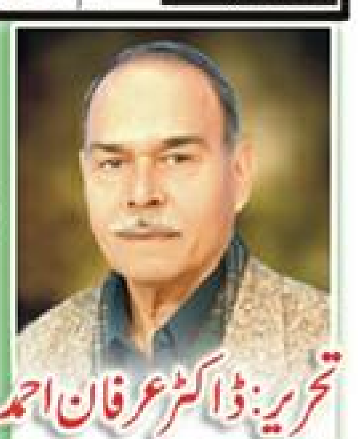

تحریر: ڈاکٹر عرفان احمد بیگ ''تمغہ امتیاز''

اس بار مالی سال 2019-20 کا قومی بجٹ اور

کے مطابق 2018ء ہی سے گذشتہ قرضوں کے بھاری بوجھ اور اِن پر ادائیگیوں اور سود کے خوفناک شیڈول تھا، وفاقی وزیر مملکت برائے خزانہ اسماعیل مفتح نے ہنگامی طور پر بنائے جانے والے قومی بجٹ برائے

کے دور میں وفاق میں سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو کی حکومت برخاست کر کے قومی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دی گئی تھیں اور 90 دن میں نئے انتخابات کا اعلان کیا تھا تو اُس وقت بھی بجٹ کا مسئلہ پیدا ہوا تھا اور اُس

بات ہوگی، مگر ایک بات تو طے ہے کہ اس بار قومی بجٹ کی طرح بلوچستان کا صوبائی بجٹ مالی سال 2019-20 بھی وزیر اعلیٰ میر جام کمال خان کی مخلوط صوبائی حکومت کے لیے ایک چیلنج تھا جس سے اُن کی دس ماہ قبل قائم ہونے والی حکومت کامیابی سے گذر گئی ہے، اور 19 جون 2019ء کی شام کو صوبائی وزیر خزانہ میر ظہور احمد بلیدی نے صوبائی اسمبلی میں مالی سال 2019-20 کا صوبائی بجٹ پیش کیا جس کا کل حجم 4 کھرب 19 ارب 92 کروڑ تھا اُنہوں نے صوبائی اسمبلی میں اپنی بجٹ تقریر کرتے ہوئے پارلیمانی آداب کے مطابق اسپیکر صوبائی اسمبلی عبدالقدوس بزنجو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ،، آج سے دس ماہ پہلے جب حکومت نے ذمہ داریاں سنبھالیں تو ہمیں ورثے میں انتہائی کمزور معیشت اور مالی خسارے کا سامنا کرنا پڑا ایک شبہ گذرا ہوا سال مالی اعتبار سے حکومت کے لیے مالی مشکلات و آزمائشوں کا رہا، حکومت کو 62 ارب روپے خسارے کا سامنا شروع دن سے رہا ہے، جس میں مالی سال 2017-18 کے غیر متوقع اخراجات اور 12 ارب کے

نے صوبائی بجٹ برائے مالی سال 2019-20ء پیش کیا جس کا حجم 4 کھرب 19 ارب 92 کروڑ ہے اور بجٹ خسارہ 47 ارب روپے سے کچھ زیادہ ہے واضح رہے کہ صوبہ بلوچستان کی پہلی صوبائی حکومت نے 1972-73 کے مالی سال کا جو بجٹ پیش کیا تھا اُس کا حجم 15 کروڑ تھا اور اُس بجٹ میں

روپے کے اس خسارے کو اپنے وسائل اور معدنیات سے حاصل ہونے والے ریونیو سے پورا کیا جائے گا بلوچستان کو بجٹ سازی میں ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے کہ یہاں ملازمتوں کے اعتبار سے پرائیویٹ سیکٹر یعنی کارخانے اور فیکٹریاں سندھ اور پنجاب کے مقابلے تناسب کے لحاظ سے بہت کم ہیں

وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان بجٹ اجلاس کے بعد میڈیا سے بات چیت کر رہے ہیں

BUDGET

صوبائی بجٹ اس اعتبار سے منفرد ہیں کہ دس ماقبل تشکیل پانے والی وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے گذشتہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کا دیا ہوا بجٹ دس ماہ بھگتا واضح رہے کہ جب 25 جولائی 2018ء کو نئے عام انتخابات کی تاریخ طے پائی گئی تھی تو سابق وفاقی وزیر خزانہ اسحاق ڈار لندن چلے گئے تھے اور اپنے عہدے سے باقاعدہ استعفٰی بھی نہیں دیا تھا انہوں نے 2013ء کے انتخابات کے بعد مالی سال 2013-14ء سے 2017-18ء پانچ قومی بجٹ پیش کئے، یوں جب جولائی 2018ء کو انتخابات ہونے کو تھے تو بہت سے اہم سیاسی لیڈروں اور ماہرین اقتصادیات نے کہا تھا کہ صرف چند دنوں میں اپنی مدت پوری کر کے جانے والی وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کو چاہیے کہ

مالی سال 2018-19ء پیش کیا اور اس کے بعد صوبائی حکومتوں نے بھی بجٹ دیئے یوں 2018ء میں اپنے اقتدار کی 5 سالہ مدت پوری کر کے جانے والی اُن صوبائی حکومتوں اور وفاقی حکومت نے ایسے اقدامات کئے جو ووٹ دوست تھے اور پروپگنڈا یہ کیا گیا کہ یہ بجٹ عوام دوست ہے، امور معاشیات اور اقتصادیات کے حقیقی ماہرین نے اِن اقدامات

وقت بھی تین ماہ کا سپلیمنٹری بجٹ دیا گیا تھا اور اس کے بعد جب عام انتخابات میں وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے وفاق اور سندھ میں، اور پنجاب میں اُس وقت وزیر اعلیٰ نواز شریف نے حکومت بنائی تھی تو باقی نو ماہ کے بجٹ اُن وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے پیش کئے تھے، یوں اس بار جب وفاقی حکومت نے بجٹ مالی سال 2019-20ء پیش کیا تو اپوزیشن کی

خسارہ پچاس فیصد سے زیادہ یعنی 8 کروڑ 29 لاکھ تھا اس کے بعد سے اب تک 47 صوبائی بجٹوں میں تقریباً تمام بجٹ خسارے کے رہے ہیں بجٹ 2019-20ء کا خسارے کا تناسب دس فیصد سے کچھ زیادہ ہے 1972ء میں بلوچستان کی آبادی صرف 23 لاکھ اور صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کی آبادی ساٹھ ہزار تھی، آج 2017ء کی مردم شماری کے مطابق صوبے کی آبادی تقریباً 1 کروڑ 20 لاکھ ہے جو، اب ملک کی کل آبادی کا 6% تسلیم کیا جاتا ہے اور بلوچستان کا رقبہ ملک کے کل رقبے کا تقریباً 45% ہے بلوچستان میں بجٹ سازی اور اقتصادی منصوبہ بندی کے لحاظ سے یہی دو بڑے اشارات یا نکات ہیں جن کے درمیان وسائل اور مالیاتی ترقیاتی مسائل کو کسی نہ کسی طرح متوازن رکھتے ہوئے مستقبل قریب میں عوام کی خوشحالی اور ترقی کو مستحکم بنانا ہوتا ہے یوں صوبائی وزیر خزانہ ظہور احمد بلیدی نے اس بجٹ کو عوام دوست اور بلوچستان کے مفاد میں قرار دیا ہے اور غالباً غلط بھی نہیں ہے اُنہوں نے اس بجٹ کے خسارے کو پورا کرنے کے حوالے سے کہا کہ 47 ارب

بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں، یوں نہ تو ان شعبوں سے بلوچستان کی صوبائی آمدنی میں کوئی اضافہ ہوتا اور نہ ہی عوام کو ملازمتوں کے لحاظ سے نجی شعبے میں روزگار ملتا ہے، یوں وزیر اعلیٰ میر جام کمال خان کی مخلوط صوبائی حکومت نے باوجود مالی مشکلات کے سرکاری شعبے میں خاصی بڑی تعداد میں ملازمتیں فراہم کرنے کا کامیاب منصوبہ رکھا ہے جو اس بجٹ میں واضح اور مالی سال 2019-20 میں پورا ہوتا دکھائی دے رہا ہے، جس کی تفصیل صوبائی وزیر خزانہ میر ظہور احمد بلیدی نے یوں بیان کی کہ بجٹ 2019-20 میں محکمہ تعلیم میں 1057 لیوز اور پولیس کے شعبوں میں 1019 نئی اسامیاں پیدا کی جائیں گی اور اپ گریڈ کی جائیں گی ان کے علاوہ 150 ویٹری ڈاکٹروں کی بھی نئی اسامیاں ہیں یکم جولائی 2019 سے شروع ہونے والے مالی سال میں 5445 نئی اسامیاں رکھی گئی ہیں اور ساتھ ہی محکمہ تعلیم میں 15998 خالی اسامیوں کو بھی پُر کیا جا رہا ہے اِن اقدامات سے صوبے کے تعلیم یافتہ بے روزگار

بقیہ صفحہ نمبر 3 پر

صوبائی وزراء میر اسد بلوچ، سردار عبدالرحمٰن کھیتران، میر سلیم احمد کھوسہ، زمرک خان اچکزئی، عبدالخالق ہزارہ اور ملک نعیم خان بازئی، صوبائی وزیر خزانہ میر ظہور احمد بلیدی کو بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دے رہے ہیں۔

وہ صرف تین مہینے کا سپلیمنٹری بجٹ دیں، تا کہ انتخابات کے بعد آنے والی وفاقی اور صوبائی حکومتیں اپنے مین ڈیٹ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے باقی نو یا دس ماہ کا پورا بجٹ دیں، مگر جانے والی حکومتوں نے مقررہ پانچ سال کے دور اقتدار میں پانچ کی بجائے چھ بجٹ دیئے اور باوجود اس کے، کہ ریکارڈ

کو جولائی 2018ء میں منتخب ہو کر آنے والی حکومتوں کے لیے خوفناک چیلنجز قرار دیا اور بعض نے تو اُن کے مالیاتی اقتصادی اقدامات کو آنے والی حکومتوں کے لیے بجٹ سازی اور اقتصادی لحاظ سے ٹائم بم اور بارودی سرنگ قرار دیا تھا واضح رہے کہ 29 مئی 1988 کو جب سابق صدر جنرل ضیا الحق

جانب سے ایک طوفان برپا ہے اور اسی طرح بلوچستان کی صوبائی حکومت پر بھی اپوزیشن کی جانب سے تنقید ہوئی، جہاں تک تعلق وفاقی حکومت کا ہے تو وزیر اعظم نے دس سال میں 24 ہزار ارب کے قرضے کی تحقیقات کرنے کے لیئے کمیشن بنانے کا اعلان کر دیا ہے، اب اس کمیشن کے نتائج سامنے آئیں گے تو باقی

واجبات اور فاضل وصولیوں کے پانچ بلین روپے، اور ڈرافٹ کے ذریعے مالی سال کے شروعات میں سرانجام دی گئی تھیں جس سے موجودہ حکومت کو مالی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا ہے مگر ہماری مخلوط حکومت نے اس مالی دباؤ کو احسن طریقے سے قابو کرنے میں اعتدال کا مظاہرہ کیا ہے،، اس تمہید کے بعد صوبائی وزیر خزانہ

Weekly MASAEL Quetta (2) ہفت روزہ مسائل کوئٹہ
یکم جولائی تا 7 جولائی 2019ء

بلوچستان حکومت کا پہلا بجٹ۔۔۔ مالی سال 20-2019ء

نوجوانوں کو یقیناً روزگار کے بڑے مواقع ملیں گے، جہاں تعلق موجودہ سرکاری ملازمین کا تو اُن کی تنخواہوں میں اضافہ قومی بجٹ کے طرز پر ہی ہوا ہے، یعنی گریڈ 1 سے 16 گریڈ تک 10% اضافہ اور اس کے بعد 20 گریڈ تک 5% اضافہ کیا گیا اور ریٹائر سرکاری ملازمین کی پینشنوں میں 10 فیصد اضافہ کیا گیا ہے، لیکن اس بجٹ میں وزیر اعلیٰ کی مخلوط حکومت نے معذور افراد کے لیے دوسرے صوبوں کے مقابلے میں زیادہ احسن اقدامات کئے ہیں ایک جانب تو سرکاری محکموں میں معذور افراد کا کوٹہ 5% کر دیا ہے اور ان کی تنخواہوں میں 2000 روپے کا اسپیشل الاؤنس کا اعلان بھی کیا گیا، اہل علم و دانش کے مطابق بلوچستان کا بنیادی اور اہم مسئلہ تعلیم ہے اس وقت قومی سطح پر شرح خواندگی 58 فیصد ہے جو صوبوں کی سطح پر اس طرح ہے کہ پنجاب 62 فیصد سندھ 55 فیصد خیبر پختونخوا میں 53% اور ان مقابلے بلوچستان میں یہ شرح 41% سے 46 فیصد بتائی جاتی ہے یوں سب سے زیادہ رقوم حکومت نے شعبہ تعلیم کے لیے رکھی ہے جو 60 ارب روپے ہے اس صوبائی بجٹ مالی سال 2019-20ء میں حکومت نہ صرف پندرہ سے اٹھارہ ہزار اساتذہ تعینات کرنے کا پروگرام رکھتی بلکہ ساتھ ہی 123 نئے پرائمری کے قیام کے علاوہ 125 پرائمری اسکولوں کو مڈل کا درجہ اور 94 مڈل اسکولوں کو ہائی اسکول کا درجہ دے گی، حکومت صوبے میں تعلیمی اصلاحات کے تحت جدید تقاضوں کے مطابق تیز رفتاری سے ہائیر سیکنڈری ایجوکیشن پر توجہ دیتے ہوئے ہائی اسکولوں کو ہائر سیکنڈری اسکولوں درجہ دے رہی ہے، اب ان ہائر سیکنڈری اسکولوں میں بارہ جماعتوں یعنی ایف اے اور ایف ایس سی تک کی تعلیم دی جانے لگی ہے اطلاعات کے مطابق اس وقت صوبے میں 125 ہائی اسکولوں کو ہائر سیکنڈری اسکولوں کا درجہ مل چکا ہے اور اس بجٹ میں مزید 26 ہائی اسکولوں کو ہائر سیکنڈری اسکولوں کا درجہ دیا جائے گا، اس منصوبے پر اگر بہتر سطح کے معیار، تعلیم کے ساتھ عملدرآمد ہوتا ہے، تو اندرون بلوچستان اب ہزاروں نوجوان میٹرک کے بعد مزید تعلیم سے محروم نہیں رہیں گے، تعلیم کے فروغ کے لحاظ سے اس بجٹ میں اسکول کلسٹر بجٹ میں بھی 1.89 ارب روپے رکھے گئے ہیں اندرون بلوچستان دور دراز علاقوں کے اسکولوں کے لیے 51 نئی بسیں فراہم کی جائیں گی، ہائی اسکولوں میں لیبارٹریوں کے بنانے کے لیے 153 ملین روپے رکھے گئے ہیں بجٹ میں ضلع کیچ، نوشکی، قلعہ عبداللہ، اور جعفرآباد میں نئے ایلیمنٹری کالجوں کے قیام کے لیے بھی رقوم رکھی گئی ہیں، واضح رہے کہ پہلے بلوچستان میں یونیورسٹیوں یا ان کے کیمپسوں کے قیام کے لیے یونیوٹی گرانٹ کمیشن کی جانب دیکھا جاتا تھا مگر اس صوبائی بجٹ میں 4 نئے کیمپسز کے قیام کے لیے 153 ملین روپے رکھے گئے ہیں اس کے علاوہ بھی تعلیم کے فروغ کے لیے صوبائی حکومت نے اہم اقدامات کئے ہیں جو قابل تحسین ہیں، بجٹ سازی چاہے قومی سطح کی ہو یا صوبائی سطح کی اس کے لیے مہارتوں اور ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے مگر پھر بھی ہمیشہ سے آمدن اور خراجات کے بہتر توازن ہی کو اچھے بجٹ کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے اگر چہ قومی صوبائی بجٹ ہمارے گھریلو بجٹ کے مقابلے میں بالکل ہی الٹا ہوتا ہے، یعنی گھریلو بجٹ میں پہلے آمدنی آتی ہے جو عموماً ماہانہ بنیاد پر ہوتی ہے یوں جب آمدنی آتی ہے تو اس کے مجموعی حجم کو مدنظر رکھ کر ہی گھریلو بجٹ تیار کیا جاتا ہے یوں اگر آمدنی زیادہ ہو تو غیر ضروری اخراجات کے لیے بھی رقوم رکھ لی جاتی ہیں اور اگر آمدنی کم ہو تو اکثر ضروری سے ضروری اخراجات میں جہاں تک ممکن ہو کمی کرنی پڑتی ہے مگر ملکوں کے قومی بجٹ جب تیار کیے جاتے ہیں تو پہلے ملکی قومی اور عوامی ضروریات کا کا تعین مجموعی قومی تعمیر وترقی اور مستقبل میں ان کے استحکام کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور پھر ان اخرجات کے لیے وسائل کی جانب دیکھا جاتا ہے اور اکثر اُس وقت وسائل تلاش بھی کیے جاتے ہیں اور وسائل دستیاب نہ ہوں تو تعمیر وترقی کے اہداف کو مالی سال کے اندر حاصل کرنے کے لیے خسارے کا بجٹ پیش کیا جاتا ہے واضح رہے اکثر ماہر بہتر منصوبہ بندی اور مالیاتی حکمت عملی کی بنیاد پر ہمارے جیسے ترقی پزیر ملکوں کے قومی بجٹوں میں اس انداز کے خسارے کو مثبت قرار دیتے ہیں کہ اگر مالی سال کے دوران پیداواری منصوبے تیز رفتاری سے مقررہ مدت کے اندر مکمل ہو جائیں تو پیداوار سے آمدن بڑھ جاتی ہے اور خسارے کے لیے لی گئی رقوم کی واپسی بھی ہوجاتی ہے یوں اس بار 11 جون کو قومی اسمبلی میں وزیر مملکت برائے ریونیو محمد حماد اظہر نے قومی بجٹ مالی سال 2019-20ء پیش کیا جس کا حجم 70 کھرب 36 ارب 30 کروڑ تھا اور بجٹ خسارہ 3151 ارب روپے ہے، پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے اقتدار میں آنے کے دس ماہ بعد یہ بجٹ پیش کیا یہاں اس قومی بجٹ کا حوالہ اس لیے ضروری ہے کہ ہمارے

وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان صوبائی اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں اظہار خیال کر رہے ہیں

ہاں وفاقی محاصل کی تقسیم کے تحت اور دیگر مدوں سے صوبوں کے لیے فارمولے کے تحت رقوم کی فراہمی ہوتی ہے، اور ساتھ ہی قومی بجٹ کا رجحان دیکھ کر ہی تنخواہوں وغیرہ میں اضافے بھی طے کئے جاتے ہیں،، یوں صوبائی بجٹ سازی کے اعتبار سے صوبائی حکومت صوبے سے تعلق رکھنے والے خصوصاً حکومتی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے اراکین قومی اسمبلی اور سینیٹرز بھی مرکز میں بلوچستان کی وکالت مالیاتی اور اقتصادی ضرورتوں کے اعتبار سے کرتے رہتے ہیں، اور اس قومی بجٹ میں بلوچستان کے لیے مالیاتی حصے اور گرانٹ اور دیگر فنڈز کے لیے وزیر اعلیٰ میر جام کمال خان کی حکومت روز اوّل سے کوششیں کرتی رہی ہے قومی بجٹ کے بعد بلوچستان کے بجٹ برائے مالی سال 2019-20ء کا تخمینہ یوں ترتیب دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق مالی سال میں کل آمدن 372.213 ارب روپے ہوگی، جس کی تفصیل یوں ہے کہ وفاقی ٹرانسفر وا+ صوبے کی اپنی محصولات 339.167 کیپٹل محصولات 10.080 فارن پروجیکٹ اسسٹنس یعنی غیر ملکی امدادی مد میں 8.060 وفاقی ترقیاتی گرانٹس (Outside PSDP 14.906 رکھی گئی ہیں اور اخراجات کی مدوں میں مالی سال 2019-20ء کے دوران کل اخراجات 419.922 یعنی چار کھرب 19 ارب 92 کروڑ روپے ہونگے جن کی تفصیلات یوں ہیں اخراجات جاریہ 257.435 کیپٹل اخراجات 36.144

صوبائی وزیر خزانہ واطلاعات میر ظہور احمد بلیدی بجٹ اجلاس کے بعد میڈیا سے بات چیت کر رہے ہیں۔

وفاقی ترقیاتی پروجیکٹس (Outside PSDP 18.210 صوبائی پی ایس ڈی پی PSDP پبلک سیکٹر ڈیولپمنٹ پلان 100.572 رکھے گئے اور یوں اس صوبائی بجٹ برائے مالی سال 2019-20ء کا خسارہ 47.709 ارب روپے ہے جس کو معدنیات کے ریونیو اور دیگر وسائل سے پورا کیا جائے گا۔ ترقیاتی منصوبوں کے لیے 128 ارب روپے اور غیر ترقیاتی اخراجات 291 ارب روپے رکھے گئے ہیں یہاں یہ واضح رہے کہ جب سرکاری سطح پر ترقیاتی اخرجات کی بات ہوتی ہے تو اس سے مراد عمارتوں ڈیمز اور سڑکوں وغیرہ کی تعمیر ہوتی ہے یا پھر مشینری اور گاڑیوں وغیرہ کی خرایداری مراد لی جاتی ہے، جب کہ تنخواہوں اور الاؤنسز اور ریٹائر ملازمین کو دی جانے والی پینشن کی رقوم کو غیر ترقیاتی اخراجات قرار دیا جاتا ہے اور بلوچستان کے مالیاتی مسائل کی ایک بڑی بنیادی وجہ بھی یہی ہے بطور صوبہ اور صوبائی انفرا اسٹرکچر بلوچستان کے صوبائی محکمے تعداد کے اعتبار سے اُتنے ہی ہیں جتنے پنجاب جیسے بڑی آبادی کے ہیں بلکہ ہمارے صوبے کے پاس تو ملک کے کل 1000 کلومیٹر ساحل میں سے 777 کلومیٹر ساحل ہے اور اس اعتبار سے ہمارے محکمہ ماہی گیری کا سائز بھی بڑا ہے اور اسی طرح ساحل کے طویل ہونے کی بنیاد پر قدرتی آفات میں سمندری طوفانوں کے لحاظ سے بلوچستان کو زیادہ خطرات ہوتے ہیں جب کہ پنجاب اور صوبہ خیبر پختونخوا محفوظ ہیں کہ ان کے پاس ساحل نہیں ہے، اسی طرح رقبے کے وسیع ہونے کی وجہ سے پورے ملک میں سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کے مقابلے میں بلوچستان میں اُن کی ضرورت اور دشوار گذار ہونے کی وجہ سے لاگت زیادہ آتی ہے مگر ہمارے ترقیاتی اخراجات دوسرے صوبوں کے مقابلے میں کئی گنا کم ہیں مگر اب خصوصاً سی پیک کے میگا پروجیکٹ منصوبوں کے لحاظ سے یہ ممکن نظر آرہا ہے کہ آنے والے دنوں میں صوبہ بلوچستان میں ایسے ترقیاتی منصوبوں پر تیز رفتاری سے کام ہوگا، اس کے لیے وزیر اعلیٰ میر جام کمال خان کا کردار اور انداز قابل تعریف ہے کہ وہ اپنی جماعت بی اے پی اور مخلوط صوبائی حکومت میں شامل تمام جماعتوں کے ممبران کے ساتھ وفاقی حکومت سے گفت وشنید میں مصروف رہتے ہیں اور اُن کے تعلقات وفاقی حکومت سے بہتر اور خوشگوار ہیں اور اسی طرح اُن کی کوشش ہوتی ہے کہ دیگر جماعتوں کو بھی بلوچستان کے مفادات کے حصول اور تعمیر وترقی کے لیے استعمال کریں، پھر جہاں تک بلوچستان کے صوبائی بجٹ مالی سال 2019-20ء کا تعلق ہے تو اس میں اگرچہ 128 ارب روپے کے ترقیاتی اخراجات کے مقابلے میں غیر ترقیاتی اخراجات 291 ارب روپے کے ہیں مگر بلوچستان کی تعمیر وترقی کے لحاظ سے دیکھیں تو یہاں ان غیر ترقیاتی اخراجات میں تنخواہوں کے اعتبار سے آدھے سے زیادہ رقوم اسکولوں کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں تعلیم وتدریس کے فرائض انجام دینے والے اساتذہ اور استانیوں کی تنخواہوں میں جاتی ہے اور اگرچہ یہ ترقی مادی شکل میں نظر نہیں آتی مگر کسی بھی علاقے اور اُس کے عوام کی حقیقی ترقی تعلیمی ترقی ہی ہوتی ہے، وزیر اعلیٰ چاہتے ہیں کہ تعلیم یافتہ افراد کی شرح میں اضافہ ہو معیاری اور بامقصد تعلیم کے ساتھ فہم وشعور کی سطح بلند ہو عصری تقاضوں کے مطابق جدید ٹیکنالوجی اور سائنس کی تعلیم کے ذریعے مقامی وسائل کو مقامی افراد ترقی دیں، بلوچستان میں اس اعتبار سے توجہ کی زیادہ ضرورت ہے اور دیکھا جائے تو صوبائی حکومت ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ کی بنیاد پر اپنے مجموعی بجٹ کا نصف سے زیادہ حصہ تعلیم کے شعبے پر خرچ کر رہی ہے اور یہی کسی پائیدار ترقی کی مضبوط بنیاد ہوتی ہے، پھر جہاں تک تعلق صوبائی پی ایس ڈی پی کا ہے تو صوبائی بجٹ میں اس مد میں کل بجٹ 4 کھرب 19 ارب روپے میں سے ایک کھرب 57 ارب روپے رکھے ہیں جو کل بجٹ کا 33% سے زیادہ ہے اور یہ بھی اس بجٹ کا ایک نہایت مثبت پہلو ہے، وزیر اعلیٰ میر جام کمال خان سے ایک تفصیلی ملاقات رمضان المبارک میں اُن کی جانب سے دی گئی افطار ڈنر پر ہوئی تھی جس میں دیگر موضوعات کے علاوہ اُن کے صوبائی ترقیاتی وژن پر بھی بات ہوئی، اُنہوں نے یہ بتایا کہ اُن کی حکومت نہ صرف گذشتہ حکومت کے دور کی ادھوری اسکیموں کو پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہے تو ساتھ ہی اس وقت کے تقاضوں اور اس مخلوط حکومت کی جو اسکیمیں ہیں اُن کے لیے یہ حکمت عملی اپنائی ہے کہ ان کی تکمیل کی مدت دو سال سے زیادہ نہیں رکھی ہے یہ اس لیے کیا گیا ہے کہ جو فنڈز سالانہ یا مالی سال کے دوران ہوں وہ پوری طرح استعمال ہو جائیں ویسے بھی ہمارے ہاں وہ حکومت ترقیاتی مراحل اور تعمیر وترقی کے مقررہ اہداف کے حصول کے اعتبار سے بہترین کہلاتی ہے جو اپنے منصوبے اپنی مقررہ مدت میں پورے کرلے، بلوچستان میں ماضی قریب تک صوبائی حکومتوں نے بہت سے منصوبے پانچ سال کی مدت کے رکھے اور اس دوران صوبائی بجٹوں کے اعتبار سے باقی مالی سال کے اُن کے تصور کے مطابق نہیں رہے بعض اوقات افراط زر میں اضافہ اور مہنگائی بڑھ تو تعمیراتی لاگت میں اضافہ ہونے کے سبب وہ منصوبے ادھورے رہ گئے اور ہمارے ہاں اگر کوئی عمارت کوئی پل تعمیر کے مراحل پورے کئے بغیر رہ جائے تو پھر وہ عموماً کبھی بھی اس لیے پورے نہیں ہوتے کہ جب یہ ادھورہ رہ جاتے ہیں تو پھر لوگ اُن کی اینٹیں تک لے جاتے ہیں اس لیے ایک تو اس حکومت نے یہ دانش مندی کا ثبوت دیا ہے کہ جو منصوبے گذشتہ حکومتوں کے رہ گئے تھے اُن کو بھی پورا کیا جا رہا ہے اور جو منصوبے اس بار دس ماہ کی حکومت کے دوران بنائے گئے ہیں اس کے لیے اُن کی حکمت عملی یہی ہے کہ وہ دو سال کی مدت سے زیادہ نہ ہوں تا کہ وہ اُن کے سامنے پورے بھی ہوں جائیں اور وہ ان کے تعمیراتی معیار کو بھی پرکھ سکیں، صوبائی بجٹ کے صرف چار روز بعد ہی وزیر اعلیٰ بلوچستان میر جام کمال خان نے اعلان کر دیا ہے کہ صوبائی پی ایس ڈی پی کے منصوبوں سے متعلق ٹینڈرز جولائی ہی میں جاری کردئے جائیں گے، بلوچستان میں امن وامان کی صورتحال کو بہتر اور مستحکم رکھنے کے لیے بھی بجٹ 2019-20ء میں گوادر اور کوئٹہ سیف سیٹی پراجیکٹ کے لیے ایک ارب روپے رکھے گئے ہیں جب کہ مجموعی طور پر امن وامن کے اخراجات کے لیے 44.692 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں قلت آب کا ایک انتہائی نازک مسئلہ ہے اس مسئلے پر قابو پانے اور ڈیموں کی تعمیر کے لیے 50 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں، نوجوانوں کے لیے ہنرمند پروگرام شروع کیا گیا ہے جس میں نوجوانوں کو بلاسود قرضے دئے جائیں گے پروگرام پر عملدرآمد کے لیے 25 کروڑ روپے مختص کئے ہیں جب کہ مائیکرو فنانسنگ منصوبے کے لیے 60 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں ان پروگراموں سے 6 ہزار نوجوانوں کو ہنرمند بنایا جائے گا، زراعت کے لیے 2019-20ء کے صوبائی بجٹ میں غیر ترقیاتی بجٹ میں 9.606 بلین اور ترقیاتی بجٹ کے لیے 3.509 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں، معدنیات ومعدنی وسائل یہ شعبہ بلوچستان کا کماؤ شعبہ ہے اس کے لیے بجٹ میں غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں 2.267 بلین روپے اور ترقیاتی اخراجات کے لیے 223 ملین روپے رکھے گئے ہیں اس بار اس محکمے نے بلوچستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ منرل پالیسی بنائی ہے 9.50 ملین روپے کی لاگت سے جیو ڈیٹا سنٹر بنایا گیا، اور سب سے اہم یہ کہ صوبائی حکومت بلوچستان، ریکوڈک کیس کا (International Arbitration Tribunal) بھرپور انداز میں دفاع کر رہی ہے ہمارے خیال میں اس شعبے کے لیے کم رقوم رکھی گئی ہیں، انرجی کے شعبے میں غیر ترقیاتی بجٹ 14.704 بلین روپے اور ترقیاتی اخراجات 7.142 بلین روپے رکھے گئے ہیں بجٹ میں ماہی گیری، امور نوجوانان، سماجی بہبود، کھیل، ثقافت، سیاحت تمام شعبوں کی جانب توجہ دی گئی ہے، لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ فنانشل ڈسپلن کی جانب بھرپور توجہ دی جارہی ہے ابھی 30 جون 2019ء کو جب جاری مالی سال اختتام کو پہنچ رہا تو صوبے کے تمام محکمے تمام ادائیگیاں بذریعہ چیک کر رہے ہیں جو براہ راست اے جی پی آر آفس کے تحت اور اسٹیٹ بنک چیک کے ذریعے ہو رہے ہیں۔ سرکاری اخراجات اب پوری طرح ریکارڈ پر ہیں یوں امید ہے کہ اب عوام کے ٹیکسوں سے آنے والی رقوم سے صوبے کی تعمیر وترقی پر درست انداز میں خرچ ہونگی۔

چیف ایڈیٹر و پبلشر محمد اسحاق نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ مسائل کوئٹہ آرٹ سکول روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔ فون نمبر: 081-2822725

ہفت روزہ مسائل کوئٹہ
ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران
masaelqta@gmail.com
ڈپٹی ایڈیٹر: غضنفر محمد کھیتران
چیف رپورٹر: نثار محمد کھیتران

آپ بھی لکھ سکتے ہیں

سیاسی، سماجی معاشی موضوعات کے مطابق اپنی مختصر مگر جامع تحریریں صاف ستھرے انداز میں ہمیں بھیجیے ہم انہیں اپنے اخبارات کی زینت بنائیں گے۔ رابطہ نمبر: 03327865820 واٹس ایپ: 03136823946 Email: masaelqta@gmail.com

(ادارے کا کالم نگاروں / مضمون نگاروں کی ذاتی رائے اور ان کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں) ادارہ

تمام قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے بعد رکشوں کو ریپلس کیا جائیگا، سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کوئٹہ ڈویژن روحانہ گل کاکڑ

مسائل رپورٹ

سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کوئٹہ ڈویژن روحانہ گل کاکڑ نے کہا کہ تمام قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے بعد رکشوں کو ریپلس کیا جائے گا۔ لہذا تمام رکشہ مالکان پالیسی کے مطابق قانونی کارروائی مکمل کر کے اپنا رکشہ ریپلس کرسکتے ہیں انہوں نے کہا کہ شہر میں دو نمبر اور جعلی رکشوں کی روک تھام کے سلسلے میں ٹریفک پولیس کے ہمراہ وقتاً فوقتاً ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ٹریفک پولیس کی کمیٹی کی جانب سے ناکارہ اور خستہ حال رکشوں کو اسکریپ کرنے کے موقع پر رکشہ مالکان اور یونین کے عہدیداروں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر کی پاسداری رکشہ مالکان پر لازم ہے اور جو مالکان اپنا رکشہ ریپلس کروانا چاہتے ہیں وہ تمام قانون کے مطابق درخواست دے سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس اقدام سے شہر سے پرانا اور خستہ حال رکشوں کا خاتمہ ہوگا جس سے شہر میں عوام کو سفری سہولت اور شہر کی خوبصورتی میں اضافہ ہوگا انہوں نے کہا کہ جن رکشہ مالکان کے رکشے پرانے اور خستہ حال ہے وہ اپنے رکشوں کی حالت زار جلد از جلد بہتر بنائے یا اسکریپ کرکے نیا رکشہ پر ریپلس کرے ورنہ ان کے خلاف کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

دریں اثناء سیکریٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کوئٹہ ڈویژن کی جانب سے کوئٹہ شہر میں چلنے والے تمام رکشوں کے مالکان کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے رکشے کی پچھلی سیٹ

ایس پی ٹریفک سریاب سرکل سیف اللہ کھیتران، موٹر وہیکل ایگزیمنر کوئٹہ کامران اللہ خان، ٹریفک انچارج ولی محمد، چیئرمین رکشہ یونین کوئٹہ حاجی عبد الباری کے علاوہ دیگر متعلقہ آفیسران اور یونین عہدیداران بھی موجود تھے۔ سیکرٹری آر ٹی اے کوئٹہ نے کہا کہ کہ ریپلسمنٹ پالیسی پر عمل درآمد کرایا جارہا ہے۔ جس کے مطابق تمام قانونی تقاضوں کو پورا کرکے رکشہ مالکان ٹریفک پولیس کی کمیٹی کے سامنے رکشہ پیش اور اسکریپ کرنے کے بعد مالکان کے حوالے کیا کے دائیں طرف لوہے کا پائپ لگا کر بند کریں کیونکہ اکثر اوقات دائیں طرف سے سواری اتارنے پر حادثہ رونما ہونے کا خدشہ ہوتا ہے اور اس عمل سے ٹریفک کی روانی میں خلل پڑتا ہے لہذا تمام رکشہ مالکان اپنے رکشوں کے دائیں طرف لوہے کا پائپ ایک ماہ کے اندر اندر لگائیں بصورت دیگر مقررہ مدت گزرنے جانے کے بعد قانونی کارروائی عمل میں لائی جائیگی جس میں رکشے کو بند اور پرمٹ بھی معطل کی جاسکتی ہے شہر میں غلط پارکنگ کرنے اور بیچ

جائے گا تا کہ وہ اپنا رکشہ ریپلس کرکے نیا رکشہ چلائیں اس اقدام سے شہر میں جعلی اور دو نمبر رکشوں کے خاتمے میں مدد ملے گی اور حقیقی رکشہ مالکان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا انہوں نے کہا کہ شہر میں رکشوں کی تعداد سے ٹریفک مسائل اور رش کی صورتحال درپیش ہے لہذا قانون سڑک پر سواری اٹھانے اور اتارنے سے حادثات رونما ہوئے ہیں اس عمل سے ٹریفک کی روانی متاثر اور ٹریفک جام کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے لہذا یہ ہدایات عوام الناس کی سہولت اور ٹریفک کو درپیش مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے جاری کی گئیں ہیں۔

Sharif family approached two countries to intervene on their behalf: PM Imran Khan

Prime Minister Imran Khan on Monday evening revealed that the sons of for prime minister Nawaz Sharif had approached two countries with a request intervene and facilitate their father, who is currently incarcerated after being fo guilty in a corruption case. He said the two countries, which he did not nam conveyed the message but refused to intervene. "They told me that we will interfere," he said.The prime minister, along with Adviser to Prime Minister Finance Dr Hafeez Sheikh and Federal Board of Revenue (FBR) Chair Shabbar Zaidi, made the remarks while addressing a panel of anchorpersons senior journalists. "The NRO will not be offered," he said, referring to a similar to the national reconciliation ordinance issued by former dictator Perv Musharraf, under which cases against a large number of politicians and politi workers were quashed."Two NROs issued by Musharraf to [PML-N's 'suprer leader'] Nawaz Sharif and [PPP Co-Chairman] Asif Ali Zardari destroyed country... Later, both of them also gave NROs to each other," he said. The only way forward, he said, is a plea bargain. "A Plea bargain can be allowed and foreign country can do anything in this regard. They [Sharif and Zardari] will h to pay the money," he said."Give the money and go out of the country," he sa adding that Nawaz Sharif wants to seek treatment from a foreign country and will be allowed to do so, but after he settles with the government. He added that Asif Zardari is "facing difficulties; he will also be let go if he pays the money." Further talking about facing pressure to provide some relief to the two leaders, he said: "This is the first setup where the Army is standing by the government's agenda and manifesto. No one can escape from any quarter. No intercession is going to work in this regard."He also warned that those politicians who had been arrested or convicted under money laundering charges would not be able to avail higher classes in jail. "I have told the law ministry that the money launderers should be sent to a common jail. Soon, legislation will be made in this regard. They [money launderers] should know how a common criminal is treated in this country," he warned. When asked if he had the word 'selected' banned in parliament, he replied: "I don't care if anyone calls me 'selected' or something else." "My theory is very simple and I would like to tell it to Bilawal Bhutto, because he knows English better [than Urdu]: 'Mind over matter: I don't mind and they [who use the word] don't matter'." The prime minister, while talking about the state of the economy, claimed that the PTI-led government had spent $10 billion on debt servicing on loans taken by previous governments. He said the incumbent government inherited a record current account deficit of over $19bn, which increased the pressure on the rupee. Talking about steps being taken to address the issue, he said that a comprehensive plan is being devised to control smuggling and money laundering, for which new legislation will be brought. Asked about the higher tax target for next year, he said that the target will be achieved with the help of tax reforms and by expanding the tax base and net. He again regretted that half of the country's tax collection is being spent on debt servicing. The prime minister was also hopeful that the situation on the economic front will normalise after the next meeting between the government and the International Monetary Fund.

بلوچستان کا رقبہ بڑا اور یہاں پسماندگی زیادہ ہے، وزیراعلیٰ

رپورٹ مسائل

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان نے کہا ہے کہ بلوچستان ایک وسیع وعریض صوبہ ہے جسے ترقی کے بنیادی ڈھانچے، مالی وسائل اور استعداد کار کی کمی جیسے مسائل درپیش ہیں، بلوچستان کے مسائل کو اس وقت تک سمجھنا ممکن نہیں جب تک بلوچستان کو دیکھا نہ جائے اور جیونی سے شیرانی اور چمن سے حب تک مکمل معلومات نہ ہوں، صوبے کے مسائل کو سمجھ کر ہی اس کی ضروریات کو پورا کیا جاسکتا ہے تاہم ہم گذشتہ ستر سال سے اس حوالے سے کوئی موثر طریقہ کار نہیں بنا سکے ہیں، ان خیالات کا اظہار انہوں نے نیشنل سیکیورٹی ورکشاپ بلوچستان کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کیا، وزیراعلیٰ نے کہا کہ تعلیم، صحت، بنیادی ڈھانچہ اور سیاسی وانتظامی امور میں بہتری کی گنجائش بھی ہے اور ضرورت بھی ہے، ہم ان امور کی جانب بھرپور توجہ دے رہے ہیں جس کی وجہ سے امور میں بہتری اور تبدیلی آرہی ہے، انہوں نے کہا کہ برسراقتدار جماعتیں اگر کارکردگی نہ دکھاسکیں تو انہیں سیاسی نقصان ہوتا ہے، جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے عوامی شعور میں اضافہ ہوا ہے اور اب ان سے کچھ مخفی رکھنا ممکن نہیں، اب تمام سٹیک ہولڈرز کو چوکس رہنا ہوگا اور یہی عنصر بہتری کی بنیادی بھی بن سکتا ہے، وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہم اس خطہ میں رہتے ہیں جہاں ہمسایہ ممالک کے حالات ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں، بلوچستان پر بھی یہ اثرات مرتب ہوئے ہیں جنہوں نے ہمارے سماجی اور معاشی مسائل میں اضافہ کیا ہے اور ہماری ثقافت بھی متاثر ہوئی ہے، انہوں نے کہا کہ ہمیں خطے کی صورتحال کے باعث سیکیورٹی کے مسائل بھی درپیش ہیں اور اس وقت تمام دنیا کی نظریں بلوچستان پر ہیں، وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان میں سیکیورٹی اداروں کے کردار کو بھی غلط طور پر پیش کیا جاتا ہے جس کا مقصد صوبے میں عدم استحکام پیدا کرنا ہے، انہوں نے کہا کہ وفاق کی سیاست نمبر گیم پر ہے جس کی وجہ سے بلوچستان کو وفاقی سطح پر اہمیت نہیں ملتی تاہم موجودہ وفاقی حکومت تمام صوبوں کی یکساں اہمیت تسلیم کرتی ہے کیونکہ جب تک نمبر گیم پر انحصار رہے گا تب تک چھوٹے صوبوں کا احساس محرومی ختم نہیں ہوگا، وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کا رقبہ بڑا اور یہاں پسماندگی زیادہ ہے، مواصلات، بجلی، روزگار اور معاشی سرگرمیاں کم اور انتظامیہ کا کردار بھی محدود ہے، عوام کا مالی وانتظامی انحصار کوئٹہ پر ہے جس کے لئے دوردراز علاقوں کے عوام کو بھی کوئٹہ آنا پڑتا ہے، انہوں نے کہا کہ ہمارے وسائل محدود ہیں، اور اگر ان وسائل کا استعمال بھی صحیح نہ ہو تو مسائل کم ہونے کی بجائے بڑھیں گے، ماضی میں اسی روش کو برقرار رکھا گیا جو کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے، وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہمیں حکومت کے طور پر چیلینجز تھے ہیں اور ہوں گے بھی جن سے نمٹنے کے لئے سیاسی اور انتظامی استعداد کار میں اضافے کی ضرورت ہے، ہمارے فیصلوں پر اگر سیاست اثر انداز ہوگی تو یہ فیصلے کبھی بھی درست نہیں ہوں گے، وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہمارے ہر شعبے کا معیار دیگر صوبوں سے کم ہے، اچھے اسکولوں اور اچھے اساتذہ کی کمی ہے، بنیادی ڈھانچہ تباہ بھی ہوجائے تو دو تین سال میں دوبارہ بن سکتا ہے لیکن اگر قوم کی استعداد کم ہوجائے تو اسے بڑھانے میں برسوں لگ جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انسانی وسائل کی ترقی ہوگی تو بنیادی ڈھانچے کی تعمیر بھی ہوسکے گی، انہوں نے کہا کہ انفرادی طور پر تو لوگوں کو مطمئن کرنا ممکن نہیں لیکن اچھے اجتماعی فیصلے مجموعی بہتری لاسکتے ہیں اور گورننس کے مسائل بھی حل ہوسکتے ہیں، وزیراعلیٰ نے کہا کہ موجودہ صوبائی حکومت نے ان تمام امور کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ریسورس مینجمنٹ اور انسانی وسائل کی ترقی کو اپنی ترجیحات میں شامل کیا ہے، ہم حکومتی نظام اور پالیسی سازی میں بہتری کے لئے ریفارمز لا رہے ہیں اور آئندہ تین چار سال میں عوام واضح تبدیلی محسوس کریں گے، اس موقع پر وزیراعلیٰ نے شرکاء کی جانب سے پوچھے گئے سوالات کے تفصیلی جواب دیئے اور شرکاء میں اسناد تقسیم کیں۔

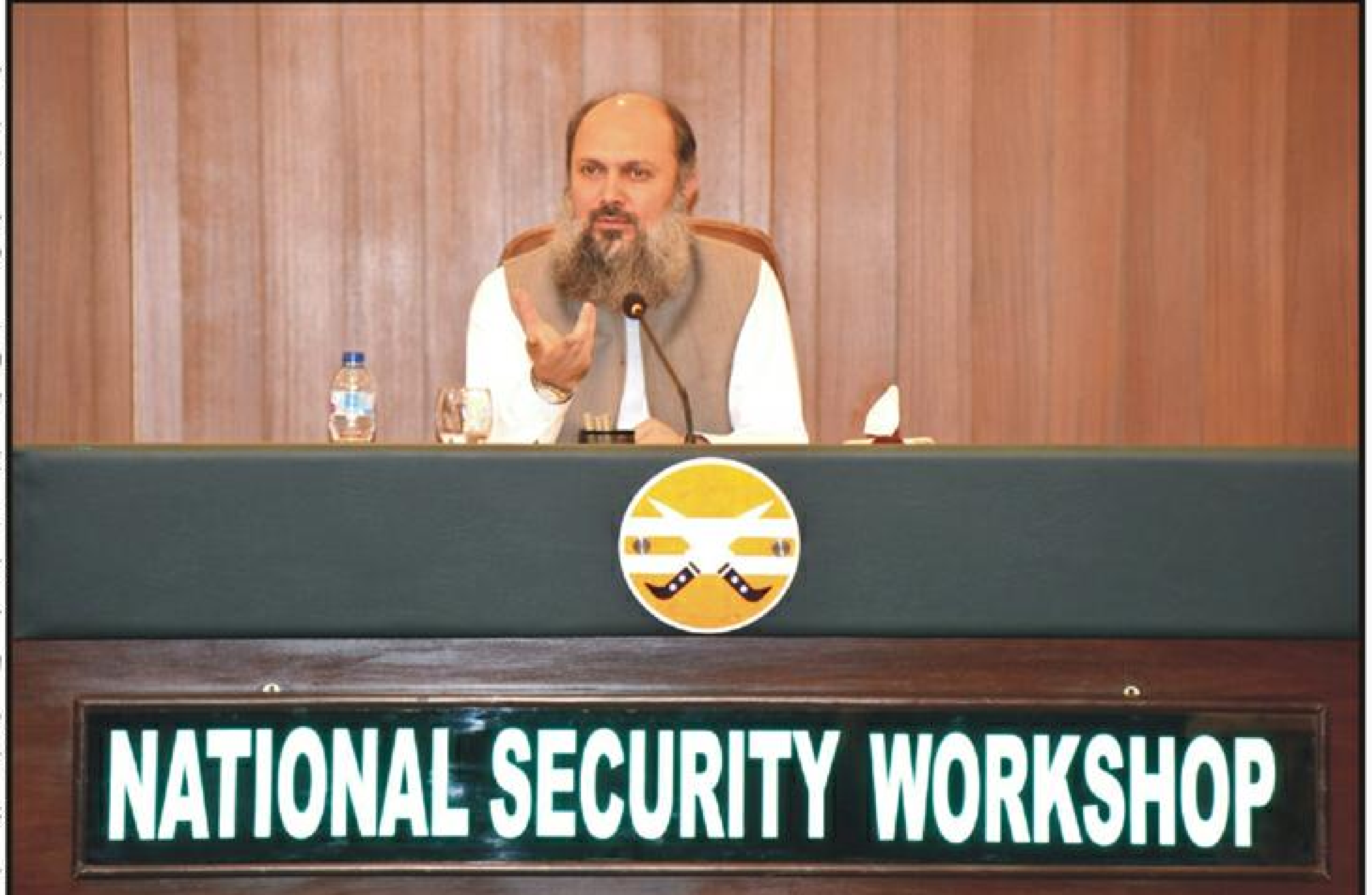

کوئٹہ شہر کے اہم ٹیلی فون نمبرز

ہسپتال

ایدھی سینٹر	2830861/115
عمر فاؤنڈیشن	2837296
سول ہسپتال ایمبولینس	9202017
سول ہسپتال ایکس چینج	9202017
کرسچن ہسپتال	2842697
وفاق میڈیکل سینٹر	9211636
ہیلپر آئی ہسپتال	9211087
ریلوے ہسپتال	9211078
لیڈی ڈفرن ہسپتال	2836532
فاطمہ جناح ٹی بی سینٹوریم	2853618
چلڈرن ہسپتال	2823705/11
مائیکو شہید ٹرسٹ	2824875/2828383
پاکستان جنرل ہسپتال	2842043/2842295
جیلانی ہسپتال	2447183
ایل آر بی ٹی	2850362
شعبہ حادثات سول ہسپتال /ایمرجنسی	137
بی ایم سی	2823618/2830553
فوجی فاؤنڈیشن میڈیکل سینٹر	2664461

فائر بریگیڈ

سٹی فائر بریگیڈ	2841118/920264
سرکلر روڈ	9201066/16
کنٹونمنٹ بورڈ	9201629

واسا شکایات

ایکسین	9211612
سب آفس مالی باغ	9202299
کواری روڈ	9202846
ایوب اسٹیڈیم	9202708

ٹیلی فون

ہیلپ لائن	1236
شکایات	1218
بلنگ ہیلپ لائن	1200

دیگر اہم نمبرز

پی ٹی وی سینٹر	9202626
ریڈیو پاکستان	9202393
کوئٹہ پریس کلب	2821731
بلوچستان بورڈ	9202791

پولیس

ریلوے اسٹیشن	9201490
کینٹ پولیس اسٹیشن	9201087
بجلی روڈ پولیس اسٹیشن	9202042
سٹی پولیس اسٹیشن	9201250
گوالمنڈی پولیس اسٹیشن	1217
پشتون آباد پولیس اسٹیشن	2664040
قائد آباد پولیس اسٹیشن	9202218
انڈسٹریل پولیس اسٹیشن	92111050
پولیس لائن	9201435
کچلاک پولیس اسٹیشن	2890234
سریاب پولیس اسٹیشن	9211080
بروری پولیس اسٹیشن	2853610
نیو سریاب پولیس اسٹیشن	2892033
شالکوٹ پولیس اسٹیشن	2460190
ایمرجنسی سینٹر	15
ایمرجنسی سینٹر (A)	9202555
ایمرجنسی سینٹر (B)	9202777
سول لائن پولیس اسٹیشن	9202730
کرائمز برانچ	9201418
صدر پولیس اسٹیشن	9201435
ٹریفک ایمرجنسی	9201991
سیٹلائٹ ٹاؤن پولیس اسٹیشن	9211707
سی آئی اے	9202253
ایئر پورٹ پولیس اسٹیشن	2880387

بجلی

مرکزی شکایات سینٹر	18
کوئٹہ سٹی ڈویژن	9202027
ریونیو آفس سریاب	9211341
سب ڈویژن کرانی	2442834
کچلاک سب ڈویژن	2890075
گوالمنڈی سب ڈویژن	2869001
لیاقت بازار شکایت آفس	9201459
بروری سب ڈویژن	2828400
زرغون آفس	2823403
سپرنٹنڈنٹ انجینئر کوئٹہ	9202003

پی آئی اے

انکوائری	117
ایکس چینج	9201993/9202632
ریزرویشن	9201066
ایئر پورٹ انکوائری	114
ایکسچینج	9203873
ایئر پورٹ ایکسچینج	2880213/6
ٹریفک	2880028

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان پشتو عالمی سیمینار سے خطاب کر رہے ہیں

ہمیں اپنی زبان اور ثقافت پر فخر کرنا چاہئے، وزیراعلیٰ بلوچستان

رپورٹ
اسرار محمد کھیتران

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان نے کہا ہے کہ اپنی زبان اور ثقافت کے تحفظ کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ بلوچستان کے مفاد کے لئے تمام تر سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہوکر ہمیں ایک صفحہ پر اکٹھا ہونا ہوگا اور تقسیم در تقسیم کے خلاف اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا ہوگا، معاشرتی اقدار کے فروغ اور اپنی زبان اور ثقافت کی ترقی و ترویج کے بغیر ہم ترقی کے منازل طے نہیں کرسکتے، ان خیالات کا اظہار انہوں نے عالمی ادبی پشتو سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ صوبائی وزیر زمرک خان اچکزئی، رکن صوبائی اسمبلی اصغر خان اچکزئی، سابق صوبائی وزراء ڈاکٹر حامد خان اچکزئی، عبدالرحیم زیارتوال، سابق سینیٹر افراسیاب خٹک کے علاوہ ملک بھر اور بیرون ملک کے مندوبین سیمینار میں شریک تھے، وزیراعلیٰ نے کہا کہ بدقسمتی سے بلوچستان میں سیاست اور حکومت سازی میں تنگ نظری کا عنصر شامل رہا ہے جسے بہتر کرنے کی ضرورت ہے، ہمیں اپنی اقدار اور شناخت کو ووٹ بینک کے حصول کے لئے داؤ پر نہیں لگانا چاہئے، انہوں نے کہا کہ ہماری سوسائٹی اس وقت کشمکش و پیچ اور ابہام کا شکار ہے کہ ہمیں ترقی کے حصول کے لئے کونسی سمت اختیار کرنی چاہئے، جدید ٹیکنالوجی یقیناً زندگی کو سہل بناتی ہے تاہم یہ ہماری تہذیب اور ثقافت کا حصہ نہیں، لیکن ہم اس ٹیکنالوجی کو اپنی ثقافت میں شامل کرکے اسے آگے بڑھنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں، وزیراعلیٰ نے کہا کہ جدید مغربی لباس اور رہن سہن کا استعمال بری بات نہیں لیکن اسے اپنی ثقافت اور شناخت پر حاوی نہیں ہونے دینا چاہئے، ہم قدیم ترین تہذیب و تمدن کے حامل ہیں، ہمیں اپنے پاکستانی ہونے اور اپنی زبان اور ثقافت پر فخر کرنا چاہئے، انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قوموں کی پہچان کے لئے علیحدہ علیحدہ شناخت دی اور ہر قوم کی اپنی خصوصیات ہیں، مغرب اور مشرق بعید کے ممالک نے اپنی تہذیب و ثقافت کو اپنی ترقی کا ذریعہ بنایا، ان کی روایات ان کی عملی زندگی میں بھی نظر آتی ہیں، اور وہ آج بھی اس پر فخر کرتے ہیں، ہماری ثقافت بھی ہمیں منفرد بناتی ہے، انہوں نے کہا کہ ہر زبان اور ثقافت کی اپنی طاقت اور تاثیر ہوتی ہے، ہماری زبان وثقافت بھی ہماری طاقت ہے جس پر ہمیں کمزوری اور شرمندگی محسوس نہیں ہونی چاہئے اور آنے والی نسلوں کو بھی اس حوالے سے رہنمائی فراہم کی جانی چاہئے، وزیراعلیٰ نے کہا کہ ادیب اور شعراء قوموں کو نظریہ دیتے ہیں اور معاشرے میں ایسے افراد بھی پیدا ہوتے ہیں جو لوگوں کو متوازن راستے پر لے جاتے ہیں تاکہ اقوام میں تنازعہ پیدا نہ ہو، وزیراعلیٰ نے کہا کہ زبانوں کی ترقی اور ترویج میں اکیڈمیوں کا کردار اہمیت کا حامل ہے اور پشتو اکیڈمی بھی اپنا یہ کردار بخوبی ادا کررہی ہے، پشتو

ہر زبان اور ثقافت کی اپنی طاقت اور تاثیر ہوتی ہے، جام کمال

ادب کا عالمی سیمینار تمام قوموں کے لئے خوبصورت اور مثبت پیغام ہے، انہوں نے کہا کہ جو بھی ادارے زبان وثقافت کے فروغ کے لئے کام کررہے ہیں ان سے منسلک لوگ قابل تحسین ہیں، پشتو اکیڈمی بھی سیاست سے بالاتر ہوکر علم وادب کے شعبہ میں گرانقدر خدمات سرانجام دے رہی ہے، انہوں نے کہا کہ دیگر شعبوں کی طرح سیاست میں بھی محنت اور بہتری کی بہت زیادہ گنجائش ہوتی ہے، سیاست کے پلیٹ فارم کو معاشی اور معاشرتی ترقی کے لئے موثر طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے، حکومت بہتری کے ایجنڈہ پر متفق

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کو پشتو عالمی سیمینار میں روایتی پگڑی پہنائی جارہی ہے

انہوں نے کہا کہ موجودہ صوبے کی سوسائٹی کے تمام پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی بہتری کے لئے قانون سازی کررہی ہیں، مخلوط حکومت میں شامل تمام سیاسی جماعتیں صوبے کی تعمیر وترقی کے مشترکہ ایجنڈہ پر متفق ہیں اور ہم مل کر ترقی کے عمل کو آگے بڑھا رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ علم وادب کے فروغ کے لئے بجٹ میں لائبریریوں اور اکیڈمیوں کے منصوبے شامل کئے گئے ہیں اور اکیڈمیوں کے لئے انڈومنٹ کے قیام کا جائزہ بھی لیا جائے گا تاکہ یہ علمی وادبی ادارے خود انحصاری کی راہ پر چل سکیں، انہوں نے کہا کہ جلد کوئٹہ میں بلوچستان کلچرل ڈے کا انعقاد کیا جائے گا جس کے ذریعے بلوچستان میں آباد تمام اقوام کی زبان اور ثقافت کو اجاگر کیا جائے گا۔ وزیراعلیٰ نے اس موقع پر پشتو اکیڈمی کے لئے 20 لاکھ روپے کی گرانٹ کا اعلان کیا، رکن صوبائی اسمبلی اصغر خان اچکزئی نے بھی سیمینار سے خطاب کیا جبکہ پشتو اکیڈمی کے صدر سید خیر محمد عارف نے سپاسنامہ پیش کیا۔

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان پشتو عالمی سیمینار میں اسٹیج پر بیٹھے ہیں